

۱۔ علم کے ساتھ عمل کا بھی ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کو بھی پڑھتے ہو تو کیا تم سمجھتے نہیں۔ (البقرہ: ۴۴)
اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَتَذَلَّقُ أَقْتَابَهُ فِي النَّارِ

فَيَذُورُ كَمَا يَذُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ

فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٌ مَا شَأْنُكَ

أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ

قَالَ كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ

ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی آنتیں جہنم میں باہر نکل آئے گی پس وہ چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکر لگاتا ہے تو جہنمی اس پر اکٹھا ہو جائیں گے اور کہیں گے، اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں! میں تم کو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن میں اسے نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں منکر سے روکتا تھا لیکن اسے میں خود کرتا تھا۔ (متفق علیہ) (صحیح الجامع: ۸۰۲۲)

۲۔ مناقشہ سے پہلے تیاری کر لی جائے اور مدعو کو حقیر جاننے سے اجتناب کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْرٍ الطَّبْرِيُّ خُذُوا جُنَّتَكُمْ وَأَسْلَحَتَكُمْ الَّتِي تَتَّقُونَ بِهَا مِنْ عَدُوِّكُمْ لَغْزَوْهُمْ وَحَرْبِهِمْ (تفسير الطبري)

(النساء: ۷۱)

اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو۔

ابن جریر الطبری کہتے ہیں: ”خذوا حذرکم“، یعنی اپنے لشکر اور ہتھیار لے لو کہ جن کے ذریعہ تم اپنے دشمن سے غزوہ اور لڑائی کرتے وقت بچو۔ (تفسیر طبری)

۳۔ مہمان کی عزت کی جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ))

(بخاری)

جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔

(ابن ماجہ: ابن عمر) (حاکم: جابر رضی اللہ عنہ) (طبرانی: ابن عباس، عبداللہ بن عمر) (امام البانی نے اسے حسن کہا ہے۔) (صحیح الجامع: ۲۶۹)

۳۔ بلا دلیل کے بات کرنے سے اجتناب کریں اور استدلال کریں صحیح اور واضح دلائل سے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولٌ

اور تم بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو بلاشبہ کان، آنکھ اور دل ہر ایک چیز کے بارے میں پوچھا جانے والا ہے۔ (الاسراء: ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

(البقرہ: ۱۱۱)

کہہ دیجئے کہ تم دلیل لے کر آؤ اگر تم سچے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَإِنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ

لوگوں میں سے جو بغیر علم کے اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور مردود شیطان کی اتباع کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے لکھ دیا گیا ہے جو اس سے (یعنی

(الحج: ۲۲: ۳۰)

شیطان) دوستی کریگا تو اللہ اسکو گمراہ کر دیگا اور جہنم کی طرف رہنمائی کر دیگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ

إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيهِ

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

جو بغیر دلیل کے اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں وہ صرف تکبر کی وجہ سے ہے وہ اس کی گہرائی تک پہنچ ہی نہیں سکتے آپ اللہ کی پناہ طلب کیجئے بیشک وہ سننے والا اور

(غافر: ۴۰: ۵۶)

جاننے والا ہے۔

۴۔ سوچ اور فکر کے طریقوں کی رعایت کی جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ

اگر ان دونوں میں کئی معبود ہوتے اللہ کے علاوہ تو فساد پیدا ہو جاتا، تو اللہ جو کہ عرش کا رب ہے وہ اس چیز سے پاک ہے جس کی یہ لوگ صفت بیان کر رہے ہیں۔

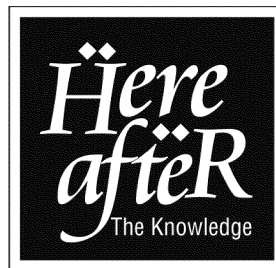
(الانبياء: ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

نئے دعا کے لئے چند ہدایات



Teachers Training
Program

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ

اے انسان! تجھے کس چیز نے تیرے بزرگ رب سے دھوکے میں رکھا ہے جس نیچے کو پیدا کیا برابر کیا اور انصاف کیساتھ ہر حصہ کو درست کیا جس شکل میں چاہا تیری تصویر بنائی۔ (انفطار ۸۲: ۶)

۵۔ اس بات کا علم رکھا جائے کہ اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

بلاشبہ آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں زیادہ جاننے والا ہے۔ (القصص ۵۶: ۱)

۶۔ جلد بازی نہ کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَرْصِ مِنَ الرُّسُلِ

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ

پس آپ بھی صبر کریں جیسا کہ رسولوں میں سے مضبوط ارادے والوں نے صبر کیا اور آپ ان کے لئے جلدی نہ کریں۔ (الاحقاف: ۳۵)

۷۔ شروعات ان باتوں سے کی جائے جن پر اتفاق ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ .

کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہیں یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں کا بعض بعض کو اللہ کے علاوہ رب نہ بنائے، پس اگر یہ لوگ اعراض کریں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمانوں میں سے ہیں۔ (آل عمران: ۶۴)

۸۔ نرم گفتگو ہو، سخت کلامی اور بدکلامی سے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ

تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ اس نے شرکشی کی ہے اور تم دونوں اس سے نرم گفتگو کرو تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈرے۔ (طہ: ۴۳-۴۴)

۹۔ صبر کرے غصہ نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَنَا هُمْ نَصَرْنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبِيٍّ الْمُرْسَلِينَ

اور تحقیق کہ آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تو ان لوگوں کو جو جھٹلایا گیا اور تکلیف دیا گیا اس پر ان لوگوں نے صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی۔ (الانعام: ۳۴)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَتُبْلَوْنَ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ
وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا لِكِتَابٍ مِّن قَبْلِكُمْ
وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِّن عَزْمِ الْأُمُورِ

تم ضرور بھڑور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ آزمائے جاؤ گے اور تم ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا تکلیف دہ بات ضرور بھڑور سنو گے، اس حال میں اگر تم صبر کرو گے اور اللہ سے ڈرو گے تو بیشک وہ معاملات کی مضبوطی میں سے ہے۔ (آل عمران ۱۸۶:۳)

عَنْ شَيْخِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بَنِي كَنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسُوقُ بِذِي الْمَجَازِ يَتَخَلَّلُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا قَالَ أَبُو جَهْلٍ يَحْسِي عَلَيْهِ التُّرَابُ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يُغَرِّنْكُمْ هَذَا عَنْ دِينِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيدُ لِيَتْرَكُوكُمُ الْهَيْكُمُ وَتَتَرَكُوا اللَّهَ وَالْعَزَى قَالَ وَمَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اشعث کہتے ہیں کہ مجھ سے بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی المجاز کے بازار پر اعلان کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ کہہ رہے تھے اے لوگو! تم لا الہ الا اللہ کہو کا میاب ہو جاؤ گے، راوی کہتے ہیں ابو جہل آپ ﷺ پر مٹی پھینک رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے لوگو! یہ تمہیں اپنے دین سے نہ پھیر دے کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو چھوڑ دو اور لات وعزی کو ترک کر دو، کہتے ہیں کہ اور نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ بھی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔ (احمد: ۱۶۶۵۴، تعلیق شعیب الارنؤط: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین کے رجال ہیں)

۱۰۔ مدعو کی بات کو غور سے سنئے، اور اسے یاد رکھو پھر اس کے سوال کے مطابق جواب دے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْأُولَاءُ: الزمر ۱۸
تو میرے بندوں کو خوشخبری دے دو، جو باتوں کو سنتے ہیں اور ان میں سب سے اچھے کی اتباع کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ (الزمر: ۱۸)

۱۱۔ بے فائدہ جھگڑوں سے بچا جائے اور بہترین جدال کو اختیار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ:

تم اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحتوں کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اچھے طریقے سے گفتگو کرو۔ بلاشبہ آپ کا رب اس کے بارے میں جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں بخوبی جاننے والا ہے۔ (نحل: ۱۶: ۱۲۵)

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَدُّ الْخِصْمِ

اللہ کی نگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو سب سے زیادہ جھگڑا لہو (خصم) حق سے انحراف کرنے والا ماہر جھگڑا لو (بخاری: ۲۳۲۵)

۱۲۔ بلا دلیل جدال کرنے سے اجتناب کریں۔

فَلَمْ تَحْأَجُونِ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ: آل عمرآن ۶۶

جس بات کا تم کو علم نہیں ہے تم اس بارے میں کیوں جدال کرتے ہو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ لب بات کرے تو اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ (بخاری: الادب مسلم صحیح الجامع ۶۵۰۱)

۱۳۔ تحقیق کیلئے وقت طلب کیا جائے اگر آپ کے پاس دلیل نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَقُولَنَّ لِّشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ: الكهف ۴۲

تم کسی کام کے لئے یہ نہ کہو کہ بلاشبہ میں اسے کل کروں گا مگر ساتھ ہی انشاء اللہ کہہ لینا۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ عَاتَبَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَوْلِهِ لِلْكَفَّارِ حِينَ سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَالْفِتْيَةِ وَذِي الْقَرْنَيْنِ غَدًا أَخْبَرُكُمْ بِجَوَابِ اسْأَلْتِكُمْ وَلَمْ يَسْتَشِنْ فِي ذَلِكَ فَاحْتَبَسَ الْوَحْيُ عَنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا حَتَّى شَقَّ ذَاكَ عَلَيْهِ وَأَرْجَفَ الْكَفَّارُ بِهِ

فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ السُّورَةُ مُفَرَّجَةً (تفسير قرطبي)

علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس وقت ڈانٹی دیا جب ان سے کفار نے روح، اور فتنہ اور ذوالقرنین کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے کہا کہ میں

تمہیں تمہارے سوال کا جواب کل دوں گا اور اس میں ان شاء اللہ نہیں کہا، تو آپ سے وحی کا سلسلہ پندرہ روز تک منقطع ہو گیا یہاں تک کہ آپ پر یہ بہت مشکل ہو گیا اور کفار نے اس تعلق سے آپ پر بہت سختی کیا تو اس وقت یہ وضاحت کے ساتھ نازل ہوئی۔ (تفسیر قرطبی: ج ۱۰ ص ۳۸۵)

۱۴۔ جب اسے یہ معلوم ہو کہ حق دوسری جانب ہے تو وہ حق کو قبول کر لے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ

فَاسْتَشَارَ فِيهَا أَنَسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ

مُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضَوَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ

قَالُوا مَجْنُونَةٌ بَنَى فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ

قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ
فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ
عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ
قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجِمُ قَالَ لَا شَيْءَ
قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پاگل عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا، آپ نے اس سلسلہ میں لوگوں سے مشورہ لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو رجم کر دیا جائے لوگ اس کو لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، تو آپ نے پوچھا: اسے کیا ہو گیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں قبیلہ کی ایک پاگل عورت ہے جس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو واپس لے چلو اور پھر آپ خود بھی ان کے پاس آئے، اور فرمایا اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین لوگوں سے احکام ختم کر دیئے گئے ہیں، (۱) مجنون سے یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ (۲) سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ (۳) چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ ہوشیار ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات تو بالکل صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس عورت کو کیوں رجم کیا جا رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات نہیں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اسے چھوڑ دو، راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا مزید بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑائی بیان کرنے لگے۔

(حدیث القصص رواہ ابو داؤد: الحدیث: فی الجہان یسرق اور یصیب حداً) (احمد، ابن حبان (صحیح: الارواء: ج ۲ ص ۵ تحت رقم: ۲۹۷)

۱۶۔ گھمنڈ اور فخر سے بچا جائے اور تواضع و انکساری پیدا کیا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ

جو بھی اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔ (مسلم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: ۲۵۸۸)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ

اللہ رب العالمین نے میری جانب وحی کی کہ میں تواضع اختیار کروں یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

(مسلم) (صحیح الجامع: ۱۷۲۵)

۱۷۔ جسے دعوت دی جائے اس کا اور اس کے اکابرین کا مزاق اڑانے سے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرَ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ :

اے مومنو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مزاق نہ اڑائے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔ (الحجرات: ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيْنًا لِّكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

تم ان لوگوں کو گالی نہ دو جنہیں اللہ کے علاوہ پکارا جاتا ہے تو وہ بھی اللہ کو دشمنی کی بناء پر جہالت کی وجہ سے گالی دیں گے اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے ان کے عمل کو مزین کر دیا پھر ان کا ان کے رب کی جانب لوٹنا ہے تو وہ انہیں خبر دے گا جو وہ عمل کرتے تھے۔ (انعام: ۶: ۱۰۸)

۱۸- بلا دلیل بات چیت سے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلِمَ تَحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ

تم ایسی چیزوں کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں۔ (ال عمران: ۶۶)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ لب بات کرے تو اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

(بخاری: الادب: مسلم (احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابوشرح، ابو ہریرہ) (صحیح) (صحیح الجامع: ۶۵۰: ۶۵۱))

۱۹- بدعاء کرنے سے بچا جائے مگر یہ کہ اس کو اس پر مجبور کر دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَأَدْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا

فَقِيلَ هَلَكْتَ دَوْسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ

طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی راہ اپنائی ہے اور حق قبول کرنے سے

انکار کر رہا ہے لہذا آپ ان پر بدعاء کر دیجئے۔ لوگ کہنے لگے "قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا"۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں ہدایت

کے ساتھ میرے پاس لے آ۔ (بخاری: الحجۃ والعمرة: ۲۹۳۷، مسلم: فضائل الصحابة: ۲۵۲۴)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمروؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ دوس نے نافرمانی کی اور انکار کیا لہذا آپ ان پر بدعاء

کیجئے تو لوگوں نے یہ خیال کیا کہ وہ ان پر بدعاء کریں گے، لیکن نبی ﷺ نے کہا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔

(بخاری: الدعوات: ۶۳۹۷، مسلم: فضائل الصحابة: ۲۵۲۴، لفظ بخاری کے ہیں)

فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَبِيلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّاسُ هَلَكُوا فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ

بِهِمْ

اور احمد کی روایت میں ہے۔ ((پس اللہ کے رسول ﷺ قبیلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا تو لوگوں نے کہا: کہ وہ ہلاک ہو گئے لیکن نبی

ﷺ نے کہا: اے اللہ! تو دوس کو ہدایت دے اور ان کے اندر (اسلام) داخل کر دے، اے اللہ! تو دوس کو ہدایت دے اور ان کے اندر (اسلام) داخل کر دے۔

(احمد: مسند الکفرین من الصحابة: مسند ابی ہریرہ) (تعلیق شعیب الارنؤط: اس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے)